الواح الصنادید

پروفیسر محمد اسلم

۱۶ اپریل ۱۹۸۸ء کو راقم الحروف شعبۂ تاریخ پنجاب یونیورسٹی لاہور کے طلبہ کے ساتھ مطالعاتی دورے پر بالاکوٹ پہنچا۔ یہی وہ مقام ہے جہاں ۶ مئی ۱۸۳۱ء کو سید احمد بریلویؒ اور شاہ محمد اسمٰعیل دہلویؒ شیر سنگھ کی فوج کے مقابلے میں دادِ شجاعت دیتے ہوئے شہید ہوئے تھے۔ بھارت کے نامور عالم دین حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی نے اس موضوع پر کئی کتابیں تحریر کی ہیں۔

دریائے کنہار کے کنارے جامع مسجد کے قریب ایک چار دیواری کے اندر چند قبریں ہیں۔ ان میں ایک کے بارے میں یہ مشہور ہے کہ یہاں سید احمد بریلوی کا دھڑ دفن ہے۔ ان کا سر دریائے کنہار میں بہتا ہوا گڑھی حبیب اللہ پہنچ گیا تھا۔ وہاں کسی شخص نے اُسے پہچان کر دریا کے کنارے دفن کر دیا۔ ان دونوں مقامات میں بارہ میل کا بُعد ہے۔

سیّد احمد بریلویؒ کے مزار کے سرہانے سنگ مرمر کی لوح نصب ہے۔ اور اس پر عربی عبارت کے علاوہ اُردو زبان میں یہ الفاظ منقوش ہیں:

سیّد احمد شہید

نے ۲۴ ذی قعدہ سنہ ۱۲۴۶ھ ۶ مئی سنہ ۱۸۳۱ء بروز جمعۃ المبارک گیارہ اور ۱۲ بجے کے درمیان سکھوں کے ساتھ جہاد کرتے ہوئے بالاکوٹ میں

شہادت نوش فرمائی۔ سرزمین بالاکوٹ آپ کے خون کی امین ہے۔

سید صاحب کے مزار مبارک سے جانب قبلہ پانچ چھ میٹر کے فاصلے پر امیر المجاہدین مولانا فضل الٰہی وزیر آبادی محوِ خواب ابدی ہیں۔ ان کا انتقال جہلم میں ہوا تھا لیکن ان کی وصیت کے مطابق ان کی میت بالاکوٹ لے جائی گئی۔ راقم الحروف کی نگرانی میں ان کے بارے میں عرفان حفیظ بٹ نے ایک تحقیقی مقالہ بھی لکھا ہے اور راقم نے ان کا ایک اہم خط جو انھوں نے چمرکنڈ سے اقبال شیدائی کو پیرس بھیجا تھا، ماہنامہ المعارف لاہور میں شائع کرادیا ہے۔ ان کے لوح مزار پر یہ عبارت کندہ ہے:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

مدفن

حضرت مولانا فضل الٰہیؒ وزیر آبادی

امیر المجاہدین چمرقند (یاغستان)

بسلسلہ حضرت سید احمد بریلوی شہید و شاہ اسمٰعیل شہید

تاریخ وفات ۵ مئی سنہ ۱۹۵۱ء

سید احمد بریلویؒ کے مزار مبارک سے تقریباً چار فرلانگ کے فاصلے پر ایک پہاڑی کے اوپر ایک چار دیواری کے اندر شاہ محمد اسمٰعیل شہیدؒ صاحب تقویۃ الایمان محو خواب ابدی ہیں۔ ان کی قبر کے سرہانے سنگ مرمر کی ایک لوح پر یہ عبارت مرقوم ہے:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مدفن

حضرت مولوی شاہ محمد اسمٰعیل شہید دہلوی
بن شاہ عبد الغنی بن شاہ ولی اللہ دہلوی
رحمۃ اللہ علیہم
ولادت شنبہ ۲۸ شوال ۱۱۹۶ھ
شہادت جمعہ ۲۴ ذی قعدہ ۱۲۴۶ھ

اے ذبیح اللہ اسمٰعیل ما ۔۔۔ شد ندایت صور اسرافیل ما
خون خود را در کہہ وکہسار ریخت ۔۔۔ لیک بیخ حریت در ہند بیخت

احقر العباد سید اسد علی انوری فرید آبادی
ایں کتبہ را در ماہ محرم الحرام ۱۳۷۲ھ نصب کرد

بالاکوٹ سے ہمارا قافلہ مظفر آباد پہنچا۔ وہاں سپریم کورٹ آف آزاد جموں وکشمیر کے احاطے میں وادیٔ کشمیر کی معروف شخصیت اور آزاد کشمیر کے صدر میر واعظ محمد یوسف کا مقبرہ ہے۔ اس کے قریب ہی اب ایک اور سابق صدر خورشید حسن خورشید کو دفن کیا گیا ہے۔ میر واعظ حضرت مولانا مفتی عتیق الرحمٰن عثمانی رحمۃ اللہ علیہ کے قریبی دوست تھے۔ میر واعظ کے مزار پر ابھی باقاعدہ کتبہ تو نہیں لگا، البتہ ایک لوح پر یہ عبارت منقوش ہے:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
حضرت مولانا محمد یوسف میر واعظ کشمیر رحمۃ اللہ علیہ کے مزار مقدس کا سنگِ بنیاد جناب بریگیڈیر محمد حیات خاں صاحب صدر آزاد جموں وکشمیر نے بتاریخ ۱۶ رمضان المبارک ۱۴۰۲ھ مطابق ۸ جولائی ۱۹۸۲ء اپنے دست مبارک سے رکھا۔

مولانا سعید احمد اکبر آبادی مرحوم ومغفور کو دار العلوم کورنگی (کراچی)

میں حضرت مولانا مفتی محمد شفیع دیوبندیؒ کے ذاتی احاطہ قبور میں سپرد خاک کیا گیا تھا۔ ان کے لوح مزار کی عبارت راقم الحروف نے لکھی تھی جسے ان کے فرزند جنید احمد نے سنگ مرمر کی ایک سل پر کندہ کرا کے قبر کے سرہانے لگا دیا ہے۔ وہ عبارت یوں ہے:

ھو الباقی

اِنَّ اللّٰہَ بِالنَّاسِ لَرَءُوفٌ رَّحِیمٌ

حضرت مولانا سعید احمد اکبر آبادیؒ

مدیر ماہنامہ برہان دہلی

پرنسپل مدرسہ عالیہ کلکتہ

صدر شعبۂ دینیات مسلم یونیورسٹی علی گڈھ

ڈائریکٹر شیخ الہندؒ اکیڈمی

رکن مجلس شوریٰ دار العلوم دیوبند

ولادت آگرہ ۱۹۰۸ء

وفات کراچی ۳ رمضان ۱۴۰۵ھ / ۲۴ مئی ۱۹۸۵ء

علامہ سیماب اکبر آبادی کی قبر کا ذکر الواح الصنادید میں آچکا ہے، لیکن اس وقت وہاں کتبہ نصب نہیں تھا اور ایک قریبی مکان کی دیوار پر ان کی تاریخ وفات لکھی ہوئی تھی۔ اب ان کا عالیشان مقبرہ تیار ہو گیا ہے۔ ایک بلند چبوترے پر ان کا مزار سنگ مرمر سے تعمیر کیا گیا ہے۔ ان کے لوح مزار پر یہ عبارت درج ہے۔

یا غفور یا حمید

۱۳۷۰ھ

مرقد منور منزل راحت جاودانی علامہ سیماب اکبر آبادی

۱۹۵۱ء

قدس رحمہٗ و ذلک الفوز المبین

۱۳۷۰ ھ

دے گیا داغِ جدائی آخر　　وہ معظم وہ مکرم سیماب
فخرِ علم و ادب استادِ زماں　　فن کے اسرار کا محرم سیماب
قادری لکھ دو یہ تاریخ وفات　　نہ رہا شاعرِ اعظم سیماب

۱۹۵۱ ع

پروفیسر حامد حسن قادری

پیدائش ۱۸۸۰ء　　وفات ۳۱ جنوری ۱۹۵۱ء
اکبر آباد (آگرہ)　　کراچی (۱۱ بجے دن)

رنجیت سنگھ نے ۱۸۱۸ء میں ملتان پر فوج کشی کی۔ حاکم ملتان مظفر خاں نے بڑی بے جگری کے ساتھ سکھوں کا مقابلہ کیا لیکن اُسے ہزیمت اٹھانا پڑی اور وہ دادِ شجاعت دیتا ہوا شہید ہوا۔ مظفر خاں کو حضرت بہاؤالدین زکریا ملتانیؒ کی درگاہ کے احاطے میں دفن کیا گیا۔ اس کے لوحِ مزار پر یہ عبارت منقوش ہے:

آخری آرامگاہ

رکن الدولہ صفدر جنگ حاجی نواب مظفر خاں سدوزئی شہید

شجاع و ابن شجاع حاجی　　امیدِ ملتان زہے مظفر
بروز میدان بہ تیغ و بازو　　چو حملہ آورد چوں غضنفر
چوں سرخرو شد بسوئے جنت　　بگفت رضوان بیا مظفر

تاریخ شہادت ۲۳ رجب ۱۲۳۳ھ
مطابق ۲ جون ۱۸۱۸ء

اسی درگاہ کے احاطے میں مسجد کے عقب میں رنگین ٹائلوں سے مزین ایک قبر ہے۔ صاحبِ قبر نواب شہنواز خاں، نواب زکریا خاں والیٔ لاہور کا فرزند ہے۔ یہ وہی ذات شریف ہے جس نے پہلی بار احمد شاہ ابدالی کو پنجاب پر حملہ کرنے کی دعوت دی تھی۔ شہنواز خاں، نواب معین الملک ناظم لاہور کے مقابلے میں مارا گیا تھا۔ اس کے مزار کے سرہانے ایک ٹائل پر یہ عبارت درج ہے:

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

چوں شہنواز خاں بملتان شہید شد
خمدار تیغ قتل برو ماہ عید شد
جستم چو سال مشہد آں غازی شہید
گفتا خرد کہ حاکم ملتان شہید شد

۱۲۳۳ھ

(باقی)